بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

موت کی تمنا (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

سورۃ البقرہ۔آیت نمبر (۹۴) کا لفظی ترجمہ، بامحاورہ ترجمہ اور تفسیر

قُلْ	اِنْ كَانَتْ	لَكُمُ	الدَّارُ الْاٰخِرَةُ	عِنْدَ	اللّٰهِ	خَالِصَةً
کہہ دیں	اگر ہے	تمہارے لئے	آخرت کا گھر	پاس	اللہ	خاص طور پر

مِنْ دُوْنِ	النَّاسِ	فَتَمَنَّوُا	الْمَوْتَ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ (۹۴)
سوائے	لوگ	تو تم آرزو کرو	موت	اگر	تم ہو	سچے

بامحاورہ ترجمہ :۔ کہہ دیں اگر تمہارے لئے ہے آخرت کا گھر اللہ کے پاس خاص طور پر دوسرے لوگوں کے سوا، تو تم موت کی آرزو کرو، اگر تم سچے ہو۔

فوائد وتفسیر :۔ یہوداس بات سے بہت برافروختہ ہوتے تھے کہ اللہ کے کسی فضل وانعام کا حق داران کے سوا کسی اور کو بھی سمجھا جائے، وہ دنیا میں بھی ہر خدائی نعمت کا حق دار اپنے ہی کو سمجھتے تھے اور آخرت کی نعمتوں کا حق دار بھی تنہا اپنے ہی کو سمجھتے تھے، قرآن نے ان کو متنبہ کیا کہ اگر تم فی الواقع آخرت کی تمام کامیابیاں اپنی ہی سمجھتے ہو، اس میں دوسروں کا کوئی حصہ تسلیم نہیں کرتے تو اسکا تقاضا تو یہ ہونا چاہئے کہ تمہیں لقائے ربّ کا شوق ہو اور تم اس کیلئے موت کی آرزوئیں کرو۔لیکن تمہارا حال تو یہ ہے کہ تم زندگی کی محبت میں اہل کتاب ہوکر عرب کے مشرکوں کو بھی مات دے گئے ہو۔

قرآن نے یہود کی یہ ایک بہت دکھتی رگ پکڑی ہے تا کہ اللہ کے محبوب ومقرب ہونے کا ان کو جو گھمنڈ تھا اس پر ذرا وہ شرمائیں، اگرچہ وہ اپنی عادت کے مطابق بڑی ڈھٹائی کے ساتھ اس بات کے جواب میں کہہ سکتے تھے کہ ہم تو موت کی بڑی آرزو رکھنے والے لوگ ہیں لیکن آدمی سے خود اپنے دل کا حال چھپا ہوا نہیں ہوتا اس وجہ سے یہ حقیقت ان کیلئے بڑی تلخ اور ان کو خود ان کی نگاہوں میں بڑی رسوا کرنے والی تھی۔

ہماری طرح بنی اسرائیل بھی یہی کہتے تھے کہ جنت ہمارے لئے ہے، مرتے ہی ہم جنت میں پہنچ جائیں گے، جیسے آجکل کہ ہم مسلمان ساری بد اعمالیوں کے باوجود پکا یقین رکھتے ہیں کہ جنت میں جائیں گے، جہنم کا کبھی خوف نہیں آیا، تو اُن کے اس خیال کو ردّ کیا جارہا ہے کہ یہ جو تم سمجھتے ہو کہ آخرت میں تم ہی نجات کے ٹھکیدار ہو، اور تمہارے ہی لئے جنت اور ساری کامیابی ہے اور باقی لوگوں کو تو کچھ نہیں ملے گا۔تو پھر دنیا کی ان مصیبتوں میں کیوں مبتلا ہو، پھر تمنا کرو موت کی، اگر تم اپنے دعوی اور اس خیال میں اتنے سچے ہو، یہاں سے ایک بات ذہن میں آتی ہے کہ کیا موت کی تمنا کرنا جائز ہے؟ تو موت کی تمنا صرف اُس صورت میں جائز ہے جب انسان کو اپنے ایمان کا خطرہ ہو، تو وہاں اجازت دی گئی ہے، لیکن اُس وقت بھی دُعا کیا ہونی چاہئے ''اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے حق میں اچھی ہے، اور مجھے موت دے دے جب موت میرے حق میں اچھی ہے''۔

آپ کو کیا معلوم کہ اس وقت کی تکلیف سے گھبرا کے جو آپ موت مانگ رہے ہیں، تو اب اگر خدانخواستہ اگر وہ بات پوری ہوجائے تو دنیا کی تکلیف سے بڑی تکلیف شروع ہوجائے، بعض اوقات دنیا میں اللہ تعالیٰ جو تکلیفیں دیتا ہے اور انسان اُس سے گھبرا کر خودکشی کا سوچتا ہے، تو وہ تکلیف اسلئے ہے کہ آخرت اچھی ہوجائے، دنیا کے گناہوں کا کفارہ دنیا میں ہی ہوجائے۔ جیسے ایک شخص ہمارے نزدیک بڑھاپے کی وجہ سے بڑی ہی تکلیف اور

آزمائش میں ہے،اورہم سمجھتے ہیں کہ اسکا مرجانا اسکے لئے اچھا ہے،لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اسکا جینا اسکے مرنے سے اچھا ہے تاکہ مرنے سے پہلے سارے گناہ بخشے جائیں۔کیونکہ موت سے پہلے ہماری تکلیف،اور بڑھاپا،یہ سب چیزیں اگرچہ بڑی تکلیف دہ ہوتی ہیں لیکن انسان کیلئے نجات کا ذریعہ بنتی ہیں۔ہاں!موت کی تمنانہیں موت کا ذکرضروری ہے۔طبرانی کی روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا کثرت سے یاد کیا کرو،لذتوں کو توڑنے والی چیز کا ذکر،اوروہ ہے موت۔

آئندہ سلائیڈز حاصل کرنے کیلئے ای میل کریں :۔ subscribe@islamic-portal.net

یہ آیت یاد کرلیں،پچھلی دہرالیں۔آئندہ انشاءاللہ اگلی آیت کی تفسیر بیان ہوگی۔جزاك اللّٰه ۔www.islamic-portal.net